

رو۔ رو فیری سروس اور نقل و حمل اور صارفین تک ضروری اشیاء کی ب۔ م رسائی کے عمل پر اس کے اثرات

Posted On: 23 OCT 2017 4:07PM by PIB Delhi



امیتا بھ کانت*

وزیراعظم نریندر مودی کے اپنی نوعیت کے پ۔ لے جدید ترین رو۔ رو گھوگھا د پچ اور اس کے نتیجے میں۔ زیر پروجیکٹ (دوسرے مرحلے کی) شروعات بھارت میں نقل و حمل اور صارفین تک ضروری اشیاء کی ب۔ م رسائی کے شعبے میں ایک زبردست تبدیلی کا آغاز ہے۔ بھارت میں ضروری اشیاء کی لاگت انت۔ ائی اونچی ہے اور سمندری راستوں کی گنجائش سے پوری طرح فائدہ اٹھانے سے لوگوں، اشیاء اور گاڑیوں کی نقل و حرکت میں بڑی تبدیلی آئے گی۔ لاگت اور وقت میں کمی لاکر اس پروجیکٹس سے بھارت کی مصنوعات سازی اور درآمدات پر زبردست فائدہ مند اثر پڑے گا۔ مثال کے طور پر جزیرہ نما سوراشر اور جنوبی گجرات کے درمیان خلیج کھمبات میں چلنے والی رو۔ رو فیری کا بنیادی ڈھانچہ کا پروجیکٹ انت۔ ائی چیلنجنگ ہے اور اس سے آٹھ گھنٹے کا سفر محض ایک گھنٹے کے سفر میں بدل جائے گا اور 360 کلو میٹر کا موجود فاصلہ محض 31 کلو میٹر کا فاصلہ رہ جائے گا۔

بھارت کے پاس ج۔ از رانی کیلئے آبی راستے تقریباً 14500 کلو میٹر۔ ہیں جس میں سے ساحلی علاقہ۔ تقریباً 7517 کلو میٹر ہے۔ جسے اگر نقل و حمل کے مقصد سے مؤثر طور پر فروغ دیا جائے تو اس سے سڑکوں پر بھربھار کم کرنے میں اور ریل نیٹ ورک میں، نیز خطوں کی مجموعی اقتصادی ترقی پر کئی انداز میں اثر پڑے گا۔ ساحلی ج۔ از رانی اور اندرون ملک آبی راستوں سے کی جانے والی نقل و حمل میں ایندھن کی بچت کا خیال رکھا جاتا ہے اور یہ۔ ماحول دوست اور نقل و حمل کے کفایتی طریقے۔ وتے ہیں۔ خاص طور پر جبکہ اشیاء کی بڑے پیمانے پر نقل و حمل کی جارہی ہے۔ و۔ مال بردار بحری ج۔ ازوں سے خارج۔ ونے والے دھوئیں میں مختلف گیسوں کا امتزاج 32 سے 36 گرام سی او 2 فی ٹن۔ وتا ہے جبکہ بھاری نقل و حمل کے لئے استعمال۔ ونے والی موٹر گاڑیوں میں یہ۔ اخراج 51 سے 91 گرام سی او 2 فی ٹن کلو میٹر کے بقدر۔ وتا ہے۔ سڑک کے راستے نقل و حمل کی اوسط لاگت 1.5 فی ٹن کلو میٹر، ریلوے کے لئے یہ۔ 0.05 فی ٹن کلو میٹر، جبکہ آبی راستوں کیلئے یہ۔ محض 25 سے 30 پیسے فی ٹن کلو میٹر ہے۔ ایک لیٹر ایندھن سڑک کے راستے 24 ٹن کلو میٹر سامان لے جاسکتا ہے اور ریل ٹرانسپورٹ کے ذریعے یہ۔ 85 ٹن فی کلو میٹر۔ وتا ہے جبکہ آبی ٹرانسپورٹ کے ذریعے یہ۔ سامان زیادہ سے زیادہ 105 ٹن فی کلو میٹر کی لاگت سے لے آیا جاتا ان اعداد و شمار سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ آبی راستوں کے ذریعے نقل و حمل، زمینی نقل و حمل کے مقابلے میں زیادہ کفایتی اور ماحولیات دوست۔ وتی ہے۔ نقل و حمل پر آنے والی لاگت جی ڈی پی کے چودہ فیصد سے کم کرکے 9 فیصد کردی جائے تو ملک میں۔ ر سال 50 ہڈالر کی بچت۔ وسکتی ہے۔ تخفیف شدہ لاگت سے مصنوعات کی قیمتوں میں بھی ایک بار بھر کمی آجائے گی۔

بھارت میں اندرون ملک مجموعی آبی راستوں میں سے تقریباً 5200 کلو میٹر (36 فیصد) بڑے دریا۔ ہیں اور تقریباً 485 کلو میٹر (فیصد) ن۔ ریں۔ ہیں جو موثر وائی کشتیوں کی آمدورفت کے لئے سازگار۔ ہیں۔ اندرون ملک آبی راستوں کے، ریل اور سڑک ٹرانسپورٹیشن کی لاگت کے ب۔ نسبت کافی فائدہ۔ ہیں۔ یہ۔ لاگت فی ٹن کلو میٹر 60 سے 80 فیصد کم پڑتی ہے۔ ماحولیات پر اس کے کم سے کم مضرات مرتب۔ وتے ہیں، دو بحری ج۔ ازوں کے مابین ساز و سامان کا اتارنا چڑھانا آسان۔ وتا ہے، اراضی کے حصول سے لے کر بنیادی ڈھانچے کی فرا۔ می کے مراحل میں کم سے کم تنازعات کھڑے۔ وتے ہیں۔ فی الحال 4500 میٹر اندرون ملک آبی راستے تجارتی طور پر استعمال کی جارہے ہیں اور بھارت میں آبی راستوں کے ذریعے گھریلو کارگو کا ایک فیصد سے بھی کم حصہ لے لیا جاتا ہے۔

حکومت کا مقصد یہ۔ ہے کہ آبی راستوں سے متعلق قانون 2016 تحت اس زبردست صلاحیت کو فروغ دینے کیلئے کام کرکے اندرون ملک آبی راستوں کے ذریعے نقل و حمل کو ترقی دی جائے۔ بھارت کی ساحلی پٹی کی مجموعی ترقی کے لئے حکومت نے مارچ 2015 میں ساگرمالا پروگرام کا آغاز کیا تھا اور بھارت کے ساحلی علاقوں کی جامع ترقی کے لئے ایک قومی خاکہ۔ جاتی منصوبہ اس کے تحت تیار کیا گیا تھا۔

رول آن۔ اینڈ رول آف (رو۔ رو) آبی راستوں کے پروجیکٹ رو۔ رو ج۔ ازوں پر مشتمل۔ ہیں۔ یہ۔ پروجیکٹ اُن پ۔ یوں والی گاڑیوں جیسے کاروں، ٹرکوں، نی ٹریلر ٹرکوں، ٹریلروں اور ریل روڈ کاروں کو لے جانے کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے جن۔ میں چلا کر لے جایا جاسکے یا اس گاڑی کو اتارنے اور چڑھانے کیلئے ایک پلیٹ فارم کا استعمال کیا جاسکے۔ یہ۔ جیٹی پر مشتمل ہے جس میں متعلقہ پورٹ ٹرمینل اور مربوط بنیادی ڈھانچہ شامل ہے۔ مسافر جیٹی کا استعمال محض فیری مسافروں کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ رو۔ رو جیٹی میں کنارے پر قائم پلیٹ فارم۔ وتے ہیں جس سے یہ۔ خود چلا کر لے جانے والی گاڑیاں مستعدی کے ساتھ ج۔ از میں لادی اور ج۔ از سے اتاری جاسکتی۔ ہیں۔ گجرات میں رو۔ رو پروجیکٹ سے 100 گاڑیوں تک لے جانی جاسکتی۔ ہیں۔ (کاریں، بسیں اور ٹرک) گجرات میں رو۔ رو پروجیکٹ 100 گاڑیاں لے جانے کا کام کر سکتا ہے، (کاریں، بسیں اور ٹرک) اور دونوں ٹرمینلوں کے درمیان 250 مسافروں کو لے جایا جاسکتا ہے۔ یہ۔ بات تاریخی ہے کہ خطے میں سڑک، ٹرانسپورٹ کے محدود متبادل موجود۔ ہیں۔ رو۔ رو فیری کے آپریشن نے بھی جس کرائے کی تجویز رکھی ہے، جو سڑکوں پر چلنے والی بسوں کے مطابق ہے۔ اس سے۔ ولت سے خطے کے مسافروں کو کافی راحت ملے گی۔

بھارت میں آسام، گجرات، کرناٹک، م۔ اراشر اور کیرالا میں مختلف رو۔ رو پروجیکٹ سے بھارت کے اُن اندرونی علاقوں تک وسیع امکانات پیدا۔ وگئے۔ ہیں جو جغرافیائی اعتبار سے پسماندہ۔ ہیں۔ آبی راستوں سے رابطہ قائم کرنے سے یہ۔ پسماندگی ایک زبردست فائدہ میں بدل جائے گی۔

بھارت میں ان رو۔ رو پروجیکٹوں میں سے زیادہ تر پریا تو ای پی ایس طریقے سے عمل درآمد کیا جا رہا ہے جس کا کام کاج اور دیکھ بھال کاکام ریاستی سرکار دیکھ رہی ہے یا پھر م۔ اراشر، تعمیر کے ساتھ سرکاری نجی شراکت داری ڈی پی ایف او ٹی جس کا کام کاج نجی کمپنیاں دیکھ رہی ہیں، جیسے مزید حالیہ پروجیکٹ اشیاء کی قیمتوں کے لئے عالمی مقابلے اور خطوں میں سماجی اور اقتصادی خوش حالی لانے کی ضرورت کے پیش نظر یہ۔ لزمی ہے کہ حکومت نقل و حمل کے مربوط اور مستعد طریقے کو ب۔ ت سی سطحوں پر مشتمل۔ وں، جن میں سے۔ ر ایک کو ایک فعال اور مستعد طریقے سے تیار کئے جانے کی ضرورت ہے۔ نقل و حمل کی ایسی ب۔ ت سی سطحوں میں سے ایک آبی راستے بھی۔ ہیں۔

سمندر پر مبنی نقل و حمل میں سرمایہ کاری کے ب۔ ت سے طریقوں میں سے ایک یہ۔ ہے کہ زمین پر مبنی ٹرانسپورٹ نظام کے ب۔ ت سے ایسے طریقوں سے۔ ت کر جن میں عمارت اور زمین کی ضرورت۔ وتی ہے، راستے کے حقوق، سود بازی اور دیگر معاملات آئے۔ ہیں، سمندر پر مبنی ٹرانسپورٹیشن پروجیکٹ کی تجویز ایک آسان اور سیدھا سیدھا قدم ہے۔ اس میں ب۔ ت سے قانونی، سماجی اور ماحولیات سے متعلق معاملات آئے۔ ہیں آتے، جو ٹرانسپورٹ سے متعلق دیگر پروجیکٹوں پر اثر انداز۔ وتے ہیں۔ مزید یہ۔ کہ پی پی پی۔ ڈی بی ایف او ٹی ماڈل سے فیری آپریشنوں سے نیز ٹرمینل پر فیری کھڑی کئے جانے کے چارجز سے فائدہ حاصل۔ وں گے۔ بھارت میں بنیادی ڈھانچے سے متعلق مجبوریوں مجموعی آبادی اور اقتصادی ترقی کی وجہ سے کسی رو۔ رو پروجیکٹ میں 90 فیصد زیادہ آمدنی۔ وتی ہے، لہذا یہ۔ معاشی اعتبار سے ایک منفرد انداز کا قابل عمل پروجیکٹ ہے، البتہ ان پروجیکٹوں کے، ب۔ ت بڑے پیمانے پر اثرات مرتب۔ وتے ہیں، لہذا ان پر اقتصادی اور سماجی نظریے سے غور و خوض کیا جانا چاہئے۔ لہذا ریاستی سرکاریں نئے رو۔ رو پروجیکٹوں کو پی پی پی۔ ڈی بی ایف او ٹی طرز پر نجی کمپنیوں کو تفویض کرنے کے بارے میں غور و خوض کر سکتی ہیں، جبکہ موجودہ پروجیکٹوں کو پی پی پی۔ رورس۔ بی او ٹی طرز پر تفویض کیا جاسکتا ہے۔ ایک مناسب پی پی پی ماڈل کے تحت حکومت کے پاس م۔ قومی بنیادی ڈھانچے کی ملکیت اور کنٹرول باقی رہتا ہے، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کے مالی بوجھ میں کمی آتی ہے اور اثاثے کے کام کاج کی مستعدی آتی ہے۔ گرین فیلڈ پروجیکٹوں میں حکومت کے ذریعے ٹرمینل تعمیر کئے جانے کی ضرورت ہے، تاکہ یہ۔ کام کاج نجی شعبے کے لئے تجارتی طور پر قابل عمل۔ و۔

بھارتی ریلوے بھی ریل گاڑیوں سے متعلق رو۔ رو خدمات شروع کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ بھارتی ریلوے ب۔ ار میں کارگو گاڑیوں کے لئے اور تری پور۔ میں پٹرولیم مصنوعات کے لئے رو۔ رو سروس شروع کر رہا ہے۔ ان سبھی رو۔ رو پروجیکٹوں میں حکومت یہ۔ منصوبہ بندی بھی کر رہی ہے، اور اس بات کے لئے خود کو تیار بھی کر رہی ہے کہ مقرر۔ وقت میں کنکریٹ کے پلوں کا بنیادی ڈھانچہ تیار کیا جائے۔

تازہ ترین بات یہ۔ ہے کہ عالمی بینک کی رپورٹ 2016 میں جو لاجسٹک پرفارمنس انڈیکس (ایل پی آئی) کے بارے میں ہے، بھارت کو پینتیسویں درجے پر رکھا گیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے کی 2014 میں شائع شدہ رپورٹ میں اس کا 145 مقام تھا۔ اس کے ایل پی آئی درجے میں مزید ب۔ ت تری کے لئے مختلف طرز سے مربوط نقل و حمل کی سہولیات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ یہ۔ تجویز بھی رکھی گئی ہے کہ اعلیٰ درجے کی انجینئرنگ، مشاورتی خدمات بھی حاصل کی جائیں اور پروجیکٹ پر عمل درآمد کے لئے ایک مناسب طرز اختیار کی جائے تاکہ کسی بھی طرح کے جوکھم کو زیادہ سے زیادہ نظر میں رکھا جائے اور متعلقہ فریقوں کو اس کا فائدہ حاصل۔ و۔ اس کے ساتھ یہ۔ حکومت ملک بھر میں ٹرانسپورٹ پروجیکٹ پر عمل درآمد میں مستعدی میں اضافہ کر سکے گی۔ جیسا کہ وزیراعظم نے کہا ہے کہ اس سے ڈیزل اور پٹرول کی درآمد پر بھارت کے انحصار میں کمی آئے گی اور یہ۔ پروجیکٹ بھارت کو ترقی کے ایک نئے راستے پر گامزن کرائے گا۔ اس پروجیکٹ سے ایک کروڑ سے بھی زیادہ روزگار کے موقع پیدا۔ وں گے اور سیاحت اور ٹرانسپورٹ شعبے کو فروغ حاصل۔ وگا۔

مصنف نیتی آیوگ میں سی ای او۔ یں۔ *

اس مضمون میں طے رکھے گئے خیالات مصنف کے ذاتی خیالات ہیں۔

م۔ن۔اس۔ع۔ن۔م۔ر۔

23-10-2017

UF-01-1775

(Release ID: 1506739) Visitor Counter : 3

